## فیض احمد فیضؔ

(1911ء - 1984ء)

### (1)

نہ گنواؤ ناوکِ نیم کش ، دلِ ریزہ ریزہ گنوادیا
جو بچے ہیں سنگ ، سمیٹ لو ، تنِ داغ داغ لٹا دیا

مرے چارہ گر کو نوید ہو ، صفِ دشمناں کو خبر کرو
وہ جو قرض رکھتے تھے جاں پر ، وہ حساب آج چکا دیا

کرو کج جبیں پہ سرِ کفن ، مرے قاتلوں کو گماں نہ ہو
کہ غرورِ عشق کا بانکپن ، پسِ مرگ ہم نے بھلا دیا

اُدھر ایک حرف کہ کشتنی ، یہاں لاکھ عذر تھا گفتنی
جو کہا تو سن کے اڑا دیا ، جو لکھا تو پڑھ کے مٹا دیا

جو رُکے تو کوہِ گراں تھے ہم ، جو چلے تو جاں سے گزر گئے
رہِ یار ہم نے قدم قدم ، تجھے یادگار بنا دیا

### (2)

کب یاد میں تیرا ساتھ نہیں، کب ہات میں تیرا ہات نہیں
صد شکر کہ اپنی راتوں میں اب ہجر کی کوئی رات نہیں

مشکل ہیں اگر حالات وہاں، دل بیچ آئیں جاں دے آئیں
دل والو کوچۂ جاناں میں کیا ایسے بھی حالات نہیں

جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا، وہ شان سلامت رہتی ہے
یہ جان تو آنی جانی ہے، اس جاں کی تو کوئی بات نہیں

میدان وفا دربار نہیں، یاں نام و نسب کی پوچھ کہاں
عاشق تو کسی کا نام نہیں، کچھ عشق کسی کی ذات نہیں

گر بازی عشق کی بازی ہے جو چاہو لگا دو ڈر کیسا
گر جیت گئے تو کیا کہنا، ہارے بھی تو بازی مات نہیں

# مشق

1- درست جواب کے شروع میں (✓) کا نشان لگائیں۔

i- غزل نمبر 1 میں ردیف ہے۔

ا۔ دیا ب۔ گنوا ج۔ گنوا دیا د۔ گنوا، لٹا

ii- فیض احمد فیض کی وجۂ شہرت ہے؟

ا۔ تنقید ب۔ مضمون نگاری ج۔ شاعری د۔ افسانہ نگاری

2- مندرجہ ذیل الفاظ وتراکیب کی وضاحت کریں۔

نادکِ نیم کش، چارہ گر، غرورِ عشق کا بانکپن، کوہِ گراں، مقتل۔

3- قافیہ اور ردیف کی تعریف لکھیں اور فیض احمد فیض کی غزلوں سے ایک ایک مثال لکھیں۔

4- مطلع اور مقطع کا فرق واضح کریں اور مثال بھی دیں۔

5- مندرجہ ذیل اشعار کی تشریح کریں۔

ا۔ کرو کج جبیں پہ سرِ کفن مرے قاتلوں کو گماں نہ ہو
کہ غرورِ عشق کا بانکپن، پسِ مرگ ہم نے بھلا دیا

ب۔ جو رُکے تو کوہِ گراں تھے ہم، جو چلے تو جاں سے گزر گئے
رہِ یار ہم نے قدم قدم تجھے یادگار بنا دیا

ج۔ جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا، وہ شان سلامت رہتی ہے
یہ جان تو آنی جانی ہے، اس جاں کی تو کوئی بات نہیں

6- فیض احمد فیض کے کلام کا مطالعہ کریں اور دو ایسے اشعار لکھیں جن میں تلمیح یا تشبیہ موجود ہو۔